

ہی ہوگا، پھر پریشان کیوں ہوں؟
 ۳۔ لغات۔ لاگ : دشمنی۔ عداوت۔
 لگاؤ : محبت۔ دل کا ربط و تعلق۔

تشریح :- خواجہ حالی اس شعر کی تشریح میں فرماتے ہیں :

”یہ مضمون عجب نہیں، کسی اور نے بھی باندھا ہو، مگر ہم نے آج
 تک نہیں دیکھا۔ اگر کسی نے باندھا بھی ہوگا تو اس خوبی و لطافت
 سے ہرگز نہ باندھا ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ معشوق کو نہ ہمارے
 ساتھ دشمنی ہے، نہ دوستی۔ اگر دشمنی بھی ہوتی تو اس لیے کہ اس
 میں ایک نوع کا تعلق ہوتا ہے، ہم اسی کو دوستی سمجھتے، لیکن جب
 نہ دوستی ہو، نہ دشمنی تو پھر کس بات پر دھوکا کھائیں؟

”قطع نظر خیال کی عمدگی اور ندرت کے ”لاگ“ اور ”لگاؤ“ ایسے
 لفظ ہم پہنچائے ہیں، جن کا مآخذ متحد اور معنی متضاد ہیں اور یہ ایک
 عجیب اتفاق ہے، جس نے خیال کی خوبی کو چہار چند کر دیا ہے۔“

خواجہ حالی کی تشریح میں اضافہ بالکل غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، تاہم
 یہاں اتنا بتا دینا چاہیے کہ غالب نے یہی مضمون ایک اور شعر میں بھی پیش کیا ہے
 جسے پڑھ کر معنی زیادہ بہتر طریق پر ذہن نشین ہو جائیں گے یعنی :

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے

کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی

دوسرے لفظوں میں مرزا کے قول کے مطابق تعلق کی، دو صورتیں ہیں
 اول دوستی، جسے خوشگوار تعلق سمجھنا چاہیے، دوم دشمنی، یعنی ناخوشگوار تعلق۔
 تعلق دونوں ہیں۔ اسی نکتے پر مرزا کا زور ہے۔ وہ محبوب سے رشتہ قائم
 رکھنا چاہتا ہے اگرچہ محبوب دشمنی ہی کرے۔ عاشق اپنے دل کو فریب دے
 سکتا ہے کہ محبوب دشمنی نہیں، دوستی کر رہا ہے۔ سمجھ سکتا ہے کہ محبوب نے اس